Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۳ شعبان ۱۳۹۳ھ ۱۳ تبوک ۱۳۵۲ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۰۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بخیریت لندن پہنچ گئے

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۲ تبوک۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ کیبل گرام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو یہ اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷ تبوک (ستمبر) کی شام کو بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اس سے قبل حضور ڈنمارک اور وہاں سے سویڈن تشریف لے گئے تھے۔

کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔ "لندن ۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کی شام کو بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور بخیریت واپسی کے لئے التزام اور توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)"

مختصرات

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

کوپن ہیگن ۲ ستمبر بروز اتوار (بذریعہ ڈاک) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح دس بجے HANOVER جرمنی سے بذریعہ کار کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے۔ PUTGARDEN کے مقام پر فیری میں سوار ہو کر حضور ڈنمارک کی پورٹ RUDYBAN پر اترے اور کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے۔ مکرم امام صاحب مسجد نصرت جہاں کی سرکردگی میں جماعت ڈنمارک کے چند افراد حضور کے استقبال کے لئے کوپن ہیگن سے تقریباً تیس میل پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ بوقت شام سات بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد نصرت جہاں پہنچے جہاں احباب جماعت حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور باہر ٹھہر کر احباب جماعت سے ملاقات فرماتے رہے کچھ دیر کے لئے اندر تشریف لے جانے کے بعد حضور نماز مغرب و عشاء پڑھانے کے لئے مسجد تشریف لائے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

وعدوں کی ادائیگی کا آخری سال

تمام مخلصین احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ آپ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو وعدے کئے تھے ان کی ادائیگی تین سال میں کرنا تھی یہ آخری سال ہے اس سال کے بھی دس ماہ گزرنے والے ہیں۔ اس لئے بقایاجات جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں (سیکرٹری نصرت جہاں)

دنیا میں اسلام کے ذریعے جو حقیقی انقلاب مقدر ہے اُس کا آغاز ہو چکا ہے

ہم محبت کے ساتھ ہی نوع انسان کے دل جیتیں گے اور قوت ایمان کے ذریعے دنیا میں انقلاب بپا کریں گے

اسلام ہی وہ کامل ترین آخری مذہب ہے جس کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کی ایک پریس کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اگست ۷۳ء کو مسجد فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں پریس کے نمائندوں سے ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ دنیا میں اسلام کے ذریعے جو حقیقی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز تحریک احمدیت کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبت اور پیار کے ساتھ دنیا کے دل جیت لیں گے۔ حضور نے فرمایا اب دنیا کی نجات اسلام ہی کے ساتھ وابستہ ہے جو دنیا میں کامل ترین اور آخری مذہب ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب وہاں کے تین مشہور اخبارات میں شائع ہوا جن میں سے ایک کا ترجمہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فرانکفورٹ کے اخبار FRANK FURTER NEUE PRESSE نے اپنی ۲۵ اگست کی اشاعت میں زیر عنوان "خلیفۃ المسیح جرمنوں کو اسلام کی طرف لانا چاہتے ہیں" "حقیقی اسلام کے حق میں انقلاب کی ابتدا ہو چکی ہے" لکھا کہ:۔

"وہ حقیقی اور خالص اسلام (جس کی طرف ۱۸۸۹ء میں قائم کئے جانے والا سلسلہ احمدیہ منسوب ہوتا ہے) کے ذریعہ اور بغیر کسی جبر کے استعمال کے دنیا کے چوتھے اور آخری انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اس امر کا انکشاف سفید ریش عالم دین اور جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (انہیں اپنے ملکی نام میں اسی طرح سے پکارا جاتا ہے) نے اس وقت فرمایا جب کہ آپ فرانکفورٹ میں تشریف آوری کے موقع پر بابن ہوزن لینڈ شاہراہ پر نو تعمیر شدہ ایک مختصر سی مسجد (جو بوجہ درختوں کی اوٹ میں ہونے کے سیر کرنے والوں کی نظروں سے اکثر اوجھل رہتی ہے) کے ہال میں اخباری نمائندوں کے سامنے خطاب فرما رہے تھے۔ سامعین طفل مکتب کی طرح ہمہ تن گوش ہو کر ان کی تقریر سن رہے تھے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ جو قرآن کریم لفظ بلفظ حفظ کرنے کی وجہ سے حافظ کہلاتے ہیں اور انجیل، مارکس، لینن، سٹالن اور ماؤ کی جملہ کتب نیز عہد نامہ قدیم و جدید کا مطالعہ رکھتے ہیں اپنے سامعین کو اپنی قوت بیان کے ذریعہ متوجہ رکھنے میں خاصی دسترس رکھتے ہیں۔

دلوں کو فتح کرنے کا کام

موسم گرما سال ۷۳ء کی غیر معمولی حدت جو مغربی جرمنی میں بالکل اسی طرح غیر متوقع طور پر پیدا ہوئی ہے جیسا کہ خود ان کے وطن پاکستان میں ہوتی ہے خلیفۃ المسیح کے لئے قبل از وقت معلوم شدہ حقیقت نہیں تھی البتہ آپ نے اپنا ایک خواب سنایا جو آپ نے ۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم دوم کے خاتمہ کے بعد دیکھا تھا اور جو ان کی توقعات کو پورا کرنے والا ہے اور وہ یہ تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ خود جرمن لوگ بھی قرآن کریم کے سلامتی کے پیغام کو قبول کریں گے آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ کیفیت خود خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے کسی نبی کے صحیفوں میں یہ بات لکھی ہوئی نہیں ہے آپ کی رائے کے مطابق آپ کا بتایا ہوا چوتھا انقلاب ایمان اور یقین کامل

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبد الحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ ماہ تبوک ۱۳۵۲ ہش

افاضۂ رحمتِ الٰہی کا طریق

ہم قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے واضح کرچکے ہیں کہ فیضانِ رحمت سے محرومی کا نام غضب الٰہی ہے۔ جب ایک شخص اُس طریق مستقیم کو چھوڑ دیتا ہے جو قانونِ الٰہی میں افاضۂ رحمتِ الٰہی کا طریق ہے تو وہ فیضانِ رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِسی لئے جو لوگ فیضانِ رحمت کے طریق کو چھوڑ دیتے ہیں وہ خدا کی طرف سے اِسی جہان میں یا دوسرے جہان میں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلاء ہو جاتے ہیں۔

اب چونکہ غضب الٰہی نام ہے فیضانِ الٰہی سے محرومی کا اِس لئے حقیقی مومن ہر آن اِس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ رحمتِ الٰہی ہر لحظہ اور ہر آن ان کے شامل حال رہے اور کبھی اور کسی حال میں بھی ایسا موقع نہ آئے کہ وہ رحمتِ الٰہی سے محروم ہو کر موردِ غضب الٰہی بنیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ (بنی اسرائیل آیت ۵۸)

وہ اپنے ربّ کے قرب کے لئے ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں کہ کون خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے تاکہ ہم اسکی مدد حاصل کریں اور وہ ہمیشہ اسی کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اِس میں شک نہیں وہ پورے تعہد کے ساتھ نیک اعمال بجالاتے ہیں، اور ہر وہ کام جس سے خدا راضی ہو اسے انجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تاہم وہ اپنے اِن نیک اعمال پر نازاں نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ معمولی سی لغزش سے اعمال حبط ہو سکتے ہیں اِس لئے وہ نیک اعمال بجالانے کے ساتھ ساتھ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکے رہتے ہیں اور ہر لحظہ اور ہر آن اس کی رحمت کے طلب گار رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ فیضانِ رحمت سے محرومی کا نتیجہ غضب الٰہی ہے جو اِس جہان اور اُس جہان میں عذابِ الٰہی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اِس لئے خدا تعالیٰ کے حضور میں ہر لحظہ اور ہر آن ان کی پکار یہی ہوتی ہے کہ:-

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

(الکہف آیت ۱۱)

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے معاملہ میں رشد اور ہدایت کا سامان مہیا کر۔

جہاں افاضۂ رحمتِ الٰہی کے طریق پر پوری مستعدی سے گامزن رہنے والے حقیقی مومن ہر آن اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت طلب کر رہے ہوتے ہیں اور اِس بات سے ہر آن ڈر رہے ہوتے ہیں کہ کہیں وہ غضب الٰہی کے مورد نہ بن جائیں وہاں وہ لوگ جو افاضۂ رحمتِ الٰہی کے طریق کو چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ انتہائی خطرہ میں ہونے کے باوجود غضب الٰہی سے بالکل بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا بھی جائے تو وہ اسے خاطر میں نہیں لاتے اور بہت ہی بے خوف ہو کر بار بار یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کہاں ہے وہ عذاب جس سے ہمیں ڈرایا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (العنکبوت آیت ۵۴)

اور وہ تجھ سے عذاب کے جلدی لانے کی خواہش کرتے ہیں اور اگر ایک مقررہ وقت نہ ہوتا تو عذاب اُن کے پاس آجاتا اور اب بھی وہ ان کے پاس ضرور آئے گا اور اچانک آئے گا اِس حالت میں کہ وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔

شوخی و شرارت اور سرکشی و بغاوت کی یہ انتہا ہوتی ہے کہ انسان کو سرے سے یہ خوف ہی لاحق نہ رہے کہ وہ خود اپنی بدعملی کے نتیجہ میں موردِ غضب الٰہی ہو سکتا ہے اور پھر ہنسی اور تمسخر کے رنگ میں یہ طعنہ دے کہ وہ عذاب جس سے ہمیں ڈرایا جاتا ہے کیوں نہیں آتا۔ ایسا شخص نہ صرف ضرور پکڑا جاتا ہے بلکہ اُس پر بہت جلد خدائی گرفت آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص جو بھی افاضۂ رحمت کے طریق کو چھوڑتا ہے وہ اُسی وقت موردِ غضب الٰہی بن جاتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ خدا جو ارحم الراحمین ہے اور غضب میں بہت دھیما ہے فوری طور پر اپنے غضب کا عملاً اظہار نہ کرے۔ ایسے شخص کو جو خود یہ کہتا پھرتا ہے کہ وہ موعودہ عذاب کیوں نہیں آتا اُسے پھر وہ ضرور عذاب کا مزہ چکھاتا ہے۔ پس یہ انتہائی خطرہ کا مقام ہے کہ انسان عذاب الٰہی سے بالکل بے خوف ہو جائے اور یہ سمجھے کہ اب خدا بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ۔

عافیت اِسی میں ہے کہ انسان افاضۂ رحمتِ الٰہی کے طریق کو کسی حال میں بھی نہ چھوڑے نیک اعمال بجالا کر اور اطاعتِ الٰہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہے اور حصولِ فضل و رحمت کے لئے دُعائیں کرنے سے کسی لمحہ بھی غافل نہ ہو۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ اِس امر سے ڈرتا اور خوف کھاتا رہے کہ کہیں وہ اپنی کسی لغزش کی وجہ سے موردِ غضب الٰہی نہ بن جائے۔ اِسی لئے ایک مومن کی حالت بین الخوف والرجاء ہوتی ہے۔ اور اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی دُعا سکھائی ہے۔ اِس دُعا میں صراطِ مستقیم سے افاضۂ رحمتِ الٰہی کا طریق ہی مراد ہے جسے چھوڑ کر انسان مغضوب اور ضالّین میں شامل ہو جاتا ہے۔ مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ بین الخوف والرجاء اپنی زندگی گزاریں اور ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بننے سے محفوظ رہنے اور افاضۂ رحمتِ الٰہی کے طریق پر چلنے کی توفیق عطا ہونے کی دُعا مانگتے رہیں۔

کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ۔ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ۔ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ (القرآن)

اگر ہے کوئی تو وُہی دینے والا، خوشی دینے والا غمی دینے والا
کبھی ایک دُنیا مٹا دینے والا، کبھی ایک دُنیا نئی دینے والا
کبھی مرغزاروں کو صحرا بنائے، کبھی ریگزاروں میں وہ پھول اُگائے
کبھی زندگی کو عدم کرنے والا، عدم سے کبھی زندگی دینے والا
عمل اُس کا دیکھا اے نگاہِ تحیّر! مشیّت کا اُسکی احاطہ ہو کیونکر
وُہی رات کو تیرگی دینے والا، وُہی چاند کو روشنی دینے والا
عناصر میں ردّ و بدل کا بھی عالِم، حوادث میں زیر و زبر کا بھی مالک
زمیں کی تہوں میں اُلٹ پھیر کر کے کسانوں کو کھیتی ہری دینے والا
وُہ ایوانِ فرعون میں ایک ننھے سے بچّے کی نشوونما کرنے والا
سمندر کے پانی میں رستہ بنا کر، اُسے ضربتِ موسوی دینے والا
یہ طوفان کیسا؟ یہ فکر و بلا کیا؟ بھنور میں جو اُترا ہی موتی اُٹھالا
کہ زندہ ہے اب بھی خروشِ عمل کو رُخِ قوّتِ حیدری دینے والا
مَیں یثرب کے والی کے صدقے کہ جس نے عمل کی تجلّی کی منزل دکھا دی
وُہ بھٹکی ہُوئی رُوحِ انسانیت کو سُرورِ مئے سرمدی دینے والا

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں نماز کی اہمیت اور اسکی برکات

مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل و خرد کی نعمت سے سرفراز فرمایا زمین میں اُسے اپنا خلیفہ اور اپنی صفات کا مظہر بننے کے لئے وجود میں لایا اور اس کی تخلیق کا مقصد اپنی اطاعت و عبادت ٹھہرایا۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (سورۃ الذاریات ع ۳)

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"

نیز فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۔ (سورۃ المومن ع ۶)

کہ "جو لوگ میری عبادت کے بارہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے"

جو اسلامی عبادات میں بنیادی حیثیت رکھنے والی عبادت نماز ہے جو دوسری تمام اسلامی عبادات کا مغز اور ارکانِ اسلام میں سب سے پہلا رکن اور مومن و مسلمان کی پہچان کا واحد ظاہری ذریعہ ہے۔ حکم خداوندی ہے کہ

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

(سورۃ ابراہیم ع ۵)

"اے رسول میرے صاحب ایمان بندوں کو حکم دیجئے کہ وہ نماز قائم کریں۔"

نماز اہم ترین فرض ہے جو دن میں پانچ مرتبہ مقررہ اوقات پر ساری زندگی ادا کرنا لازم ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (النساء ع ۱۵)

کہ "نماز مومنوں پر ایک موقت فرض ہے"

بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

کہ "نماز دین (اسلام) کا ستون ہے"

اس ارشاد نبوی سے واضح ہے کہ تمام اسلامی عبادات کی عمارت نماز کے ستون پر ہی استوار اور برقرار ہے نماز کی ادائیگی کے بغیر اس عمارت کی تعمیر و تکمیل اور قیام و دوام ناممکن ہے اور جو شخص نماز قائم نہیں کرتا اُس کے لئے دوسری تمام عبادات بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کفر اور ایمان میں امتیاز کرنے والی چیز نماز ہی ہے آپ نے مزید فرمایا

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔

کہ "جس شخص نے جان بوجھ کر ایک بھی نماز چھوڑ دی وہ حالتِ کفر میں چلا گیا"

قیامت کے روز حقوق اللہ میں سے پہلے نماز ہی کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی چنانچہ حضور نبی کریمؐ فرماتے ہیں

اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ (کنز العمال)

کہ "یقیناً (قیامت کے دن) بندہ سے پہلے نماز کا حساب لیا جائیگا"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟

کہ "کونسا عمل اللہ کے حضور زیادہ پسندیدہ ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا

اِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (نسائی)

"نماز کا وقت پر باجماعت ادا کرنا والدین سے حسن سلوک کرنا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا"

اقامت صلوٰۃ کی برکات

ان ارشادات ربانی اور فرمودات نبوی سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ نماز عبادت کا مغز، خلاصہ دین کی روح رواں اور جسد اسلام کی جان ہے یہ مومنوں کے روحانی درجات کی رفعت و بلندی کا ذریعہ اور دونوں جہانوں میں اُن کی فلاح و کامرانی اور نجات کا ذریعہ اور تعلق باللہ کا عدیم المثال وسیلہ ہے نماز ہی کی بدولت انسان میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کے قلب میں طہارت، عادات میں اعتدال اور کردار میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔

اقامت صلوٰۃ سے دل میں رب جلیل و قدیر کی عظمت و جبروت اور قدرت و کبریائی کا احساس اور خشیت اللہ سوز و گداز اور خشوع و خضوع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آفاتِ نفس، شہواتی جذبات، رذیل خواہشات، نفرت، حسد، بغض و کینہ، کبر و غرور، ظلم و تعدی وغیرہ برائیوں سے نجات پاکر انسان ہر کام خدا کی رضا و خوشنودی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ سے انجام دیتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت ع ۵)

"اور نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے۔"

علاوہ خصوصاً نماز باجماعت کی ادائیگی سے جہاں انسان کے قلب و روح میں طاعت الٰہی کا جذبہ اُبھرتا ہے، اُسے حقوق اللہ کی بجا آوری کی سعادت نصیب ہوتی ہے وہاں اسے حقوق العباد کی انجام دہی کا احساس بھی ہوتا ہے اپنے ساتھی نمازیوں کی ضروریات کا پتہ چلتا ہے، غرباء اور مریضوں کی احتیاجوں اور تکالیف کا علم حاصل کر کے اس کی طبیعت اُن کی اعانت پر مائل ہوتی ہے اور اسی طرح جب ایک نمازی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ اور اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے کرتا ہے تو خدا اس پر اپنا رحم نازل کرتا اور اُس کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ رب کریم کا ارشاد ہے

۱۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور ع ۷)

"اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرۃ ع ۳۸)

"جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس یقیناً اُن کا اجر محفوظ ہے اور انہیں نہ (تو) کسی کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ باقاعدہ و بلاناغہ تا زندگی ادا کرنے والے مومنوں کو قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بہت سی بشارتیں دی گئی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (المعارج)

"اور وہ لوگ بھی جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ جنتوں میں اعزاز کے ساتھ رکھے جائیں گے"

پھر فرمایا کہ:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (المومنون ع ۱)

"کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں"

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں مقرر کی ہیں جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان نمازوں کو مقررہ اوقات پر خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر اُس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو بخش دے لیکن جو شخص ان پانچوں نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ پر اس کی بخشش کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے" (موطا امام مالکؒ) نسائی شریف میں روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور رسول مقبول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ایک سوکھی ہوئی ٹہنی کو زور زور سے ہلایا جس سے ٹہنی پر لگے ہوئے تمام پتے جھڑ گئے پھر آپ صلعم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والوں کے گناہ اسی طرح جھڑ جائیں گے جس طرح اس سوکھی ٹہنی سے پتے جھڑ گئے۔ اس کے بعد حضورؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ واقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من الیل۔ ان الحسنات یذھبن السیّات ذلک ذکریٰ للذاکرین۔ (ھود ع)

"اور (اے مخاطب!) تو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ (تعلیم الٰہی) یاد رکھنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔"

نماز اور دعا

نماز کی برکات و فوائد اور اسکی روحانی تاثیرات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ نماز ادا کرتے وقت عجز و انکسار کے ساتھ اپنے رب کے حضور خوب دعائیں مانگی جائیں اور اپنی ہر قسم کی حاجات و ضروریات کے پورا کرنے اور تمام مشکلات و مصائب سے خلاصی کے لئے متضرعانہ انداز میں اس مہربان و شفیق اور رحمان خدا کے در کو کھٹکھٹایا جائے ۔۔۔ نماز دعا کا مجموعہ ہے۔ بلکہ غور کیا جائے تو ساری نماز ہی دعا ہے۔ نماز قبولیت دعا کا خاص موقع فراہم کرتی ہے دعا کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم

"اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا" نیز فرمایا:۔

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم (فرقان ع ۶)

کہ (اے رسولؐ) تو اعلان کردے کہ (اے مومنو) اگر تم دعا سے کام نہ لو تو تمہارے رب کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے؟" آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "بندہ اپنے رب سے قریب ترین اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے۔ پس جب تم سجدہ کرو تو بہت دعائیں کیا کرو" (مسلم) حضور نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل فرماتے ہیں:۔

۱۔ نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانہ کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اور سب کچھ ملتا ہے۔

(اخبار بدر ۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

۲۔ "نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا ۔۔۔ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔" (کشتی نوح)

نماز باجماعت کی اہمیت

قرآن حکیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان امت کے فرمودات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز ایک اجتماعی عبادت ہے اور اسے اجتماعی رنگ میں باجماعت ادا کرنے سے ہی اس میں مضمر حقیقی فوائد و برکات نصیب ہوتی ہیں۔ نماز باجماعت، اتحاد و اتفاق، یکجہتی اور اجتماعیت کی روح پیدا کرنے کا بے نظیر ذریعہ ہے۔ دراصل قرآن مجید میں اقیموا الصلوٰۃ کے جو الفاظ بار بار آئے ہیں ان سے باجماعت نماز مراد ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے" (مسلم) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کی افادیت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سے شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا۔ قرآن کریم کی آیات کو دیکھو جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا نماز باجماعت کے الفاظ میں جن کا صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ پس جو کوئی بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ تارکِ نماز سمجھا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد اول جزو اول صفحہ ۱۰۶-۱۰۵)

ترکِ صلوٰۃ پر وعید

ترک صلوٰۃ ایک عظیم گناہ ہے، خدا کی بہت بڑی نافرمانی اور کبر و غرور کی علامت ہے اور ایک آیہ کریمہ درج کی جا چکی ہے کہ عبادت الٰہی سے ازراہ تکبر اعراض کرنے والے جہنم میں داخل ہوں گے۔ (العیاذ باللہ) پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک بھی مذکور ہو چکا ہے کہ نماز ترک کرنے سے انسان کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے روز دوزخیوں سے پوچھا جائے گا کہ

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ

تمہیں کونسی چیز جہنم کی طرف لے گئی۔ تو وہ جواب دیں گے۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (المدثر)

ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۷ جون ۱۹۲۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص نماز چھوڑتا ہے اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آ جائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا" (الفضل ۱۱ ستمبر ۲۳ء)

اہل و عیال کو نماز کی تاکید

کچھ لوگ خود تو باقاعدہ نماز ادا کرتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین و تاکید سے غفلت برتتے ہیں اور اس طرح ان کو اصلاح اور رشد و ہدایت کے اس موثر ترین ذریعہ سے محروم کر دیتے ہیں وہ اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ذاتی نیکی اور اطاعت و عبادت کو پسند نہیں فرماتا جب کہ وہ اپنے اہل و عیال اور افراد کو بھی نیکی اور اعمال صالحہ بجا لانے کی تلقین نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔

اے مومنو! تم خود بھی آگ کے عذاب سے بچو اور اپنے اہل و عیال کو بھی ان کی تربیت کر کے دوزخ سے بچاؤ۔"

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلانے کے لئے قرآن پاک میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعا۔ (ابراہیم ع ۶)

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد میں سے ہر ایک کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا اے ہمارے رب ہم پر فضل کر اور میری دعا قبول فرما۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح حکم دیا ہے:۔

وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا (طٰہٰ ع ۸)

اور تو اپنے اہل کو نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر (ہمیشہ) پابند رہ۔

ہمارے پیارے آقا حضور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع۔ (ابوداؤد)

کہ جب تمہارے بچے سات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کی عمر کے ہو کر بھی نماز نہ پڑھیں تو انہیں سرزنش کر کے بھی نماز پڑھنے پر مجبور کرو اور اسی (دس سال کی) عمر میں ان کو بستروں میں الگ الگ سلایا کرو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خدا اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں۔"

(تفسیر کبیر)

حرف آخر

وہ انسان بڑا ہی خوش نصیب ہے جو پابندی کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کو باجماعت ادا کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کا پابند بناتا ہے اور پھر نماز کو نہایت سنوار کر خشوع و خضوع عجز و انکسار اور دعاؤں سے خوب معمور کر کے ادا کرتا ہے۔ ایسے خوش نصیب ہی تعلق باللہ اور محبت و دیدار الٰہی کی دولت سے مشرف ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو سنوار کر ادا کرتا ہے نماز اس کو دعائیں دیتی ہے کہ خدا تیری بھی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ ایک موقعہ پر حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ

"سب سے بڑی چوری نماز کی چوری ہے"

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کوئی شخص چوری کس طرح کرتا ہے؟ حضور نے فرمایا

"رکوع اور سجدے ادھورے چھوڑ کر کے"

ایک دفعہ مسجد نبوی میں ایک شخص نے جلدی جلدی اور تعدیل ارکان کا خیال نہ رکھتے ہوئے ادھورے رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کی تو حضور نے اسے فرمایا کہ تیری نماز نہیں ہوئی پھر نماز پڑھ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم تعلق باللہ اور قرب الٰہی کے حصول کی اس بنیادی اور اہم ترین عبادت کو جو کہ انسان کو اخلاق فاضلہ کی معراج پر پہنچا کر باخدا اور خدانما انسان بناتی ہے اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ ادا کریں تاکہ ہمارے اندر حقیقی روح اسلام کی بیدار ہو اور ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ وجود اور روشنی کا مینار اور اسوہ کا پیغام ثابت ہوں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے قابل بن کر دونوں جہانوں کی فلاح و کامرانی کو حاصل کر سکیں۔

آمین یا رب العالمین

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

برائے سال ۱۳۵۲-۵۴ ہش / ۱۹۷۳-۷۵ء

قائدین خدام الاحمدیہ برائے سال ۵۴-۱۳۵۲ ہش (۷۵-۱۹۷۳ء) کے انتخاب ۱۵ تبوک (ستمبر) تا ۱۵ اخاء ۱۳۵۲ ہش (اکتوبر ۱۹۷۳ء) ہوں گے۔

قائدین اضلاع، امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش ہے کہ نئے دو سال کے لئے قائد کا انتخاب اس عرصہ میں کروا کر مرکز کو اس کی رپورٹ بھجوائیں۔ نئے قائدین سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

تاریخ امتحان ۲۶ / ۲۸ ستمبر

نصاب۔ ۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۴ ربع چہارم
۲۔ رسالہ "لیکچر لاہور"
۳۔ قرآن کریم کی تین دعائیں۔

تمام زعماء / زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب کو اس امتحان میں شرکت کی طرف متوجہ کریں۔ اور ان کو بار بار یاد دہانی کراتے رہیں۔

نوٹ: رسالہ "لیکچر لاہور" الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے ۷۵ پیسے میں مل سکتا ہے دوست ان کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان

ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء

کاغذ دستیاب نہ ہونے کے باعث اپنی مقررہ تاریخوں پر شائع نہیں ہو سکے۔ قارئین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ کاغذ جلد حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاغذ ملتے ہی انشاء اللہ ہر رسالہ طبع کروا کر پوسٹ کر دیا جائے گا۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ حبیب النساء صاحبہ بعارضہ کینسر طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۷۳ء بروز اتوار بوقت چار بجے شام بمقام ایبٹ آباد وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

والدہ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم فضل الٰہی دار صاحب مرحوم آف تمبر کھولہ ضلع ہزارہ کی بڑی صاحبزادی تھیں اور مکرم حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف قادیان کی بھتیجی تھیں۔

والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ بمقام بالاکوٹ مورخہ ۲۷ بعد نماز ظہر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ہزارہ محترم مولانا چراغ الدین صاحب نے پڑھائی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں مقامی احمدی و غیر از جماعت احباب نے شرکت کی محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبہ سرحد بطور خاص تشریف لائے ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے اکثر احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی جنازہ میں شریک ہوئے تین بجے بعد دوپہر مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ احباب کرام والدہ مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (نذیر احمد نعمانی ایبٹ آباد)

سٹوڈیو اینڈ فوٹو گڈز
فوٹو سنٹر
حیدر روڈ۔ راولپنڈی

گل گھوٹو
جانوروں کا خناق جسے دکھ بھی کہتے ہیں کی
وبا
ملک میں پھیل رہی ہے ہر جانور کو ایک پیکٹ
خناق روک
بطور حفظ ماتقدم کھلائیں بیمار جانور کو ایک پیکٹ
اکسیر گل گھوٹو
پندرہ منٹ سے دو چار گھنٹہ تک وقفہ سے کھلائیں
جانوروں کی امراض کا رسالہ مفت فی پیکٹ ۱/- درجن پیکٹ ۱۲ کمیشن
کیور ہومیو پیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ فون ۶۰۷

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کیلئے مفید ہے
قیمت:۔ سوا روپیہ
۵۳۸
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ فون ۳۱

روزنامہ الفضل ربوہ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قائدین کرام! ماہ اگست کی کارگزاری کی رپورٹ جلد مرکز کو ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

ربوہ کے بہادر اور جیالے احمدی نوجوانوں نے جان پر کھیل کر سیلاب میں گھرے ہوئے ہزارہا افراد کو بچا لیا

انہوں نے دریائے چناب کی بپھری ہوئی تند و تیز لہروں کے درمیان سچی ہمدردی اور بے لوث خدمت کی شاندار مثالیں قائم کیں

چند بہادر کشتی ران نوجوانوں سے الفضل کے نمائندہ خصوصی کا انٹرویو

سیلاب زدگان کی دلدوز چیخیں

ایک اور کشتی ران نعیم اللہ نے بتایا کہ سیلاب کے ابتدائی دنوں میں یہ کیفیت تھی کہ ہم جدھر بھی کشتی لے کر جاتے عورتوں، بچوں اور مردوں کی دلدوز چیخیں سنائی دیتیں جو ہمیں بے قرار کر دیتی تھیں اور ہم اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر اور ہر طرح کے خطرات سے بے نیاز ہو کر لوگوں کو بچانے کے لئے روانہ ہو جاتے ایک دفعہ سیلاب زدگان کی تلاش میں ہم بہت دور نکل گئے کئی گھنٹے متواتر بھوکے اور پیاسے رہے لیکن اس حالت میں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی ان دنوں ہمیں بھوک اور پیاس کا احساس جاتا رہا تھا بس یہی دھن لگی تھی کہ کسی نہ کسی طرح زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کو پانی کے اس امنڈتے ہوئے طوفان سے بچایا جائے۔

۲۳ گھنٹے متواتر کشتی کا سفر

کشتی رانوں کے ایک اور گروپ نے جو مظفر احمد اتاتر، منہاج النبی اور ناصر امین پر مشتمل تھا بتایا کہ ہمیں اطلاع ملی کہ ایک شخص پانی میں بہتا ہوا جا رہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اس دن ہم نے کشتی پر ۲۲-۲۳ گھنٹے کا متواتر سفر کیا جس شخص کی تلاش میں ہم نکلے تھے وہ تو نہ ملا مگر اس دوران جہاں بھی ہمیں علم ہوتا کہ لوگ ٹیلوں یا درختوں پر چمٹے ہوئے مدد کے منتظر ہیں ہم انہیں کشتی میں بٹھا کر قریبی محفوظ مقام پر پہنچا دیتے۔

پانی میں گھرے ہوئے ایک جنازہ کی تدفین

ایک اور گروپ نے جو نثار احمد لبرا اور عبد الغفور پر مشتمل تھا نے ملاقات کے دوران بتایا کہ نصف میل کے فاصلہ پر ہمیں چیخ و پکار کی آوازیں سنیں ہم اپنی اس چھوٹی سی کشتی میں جس کا صرف ایک کنڈا اور ایک ہی چپو تھا روانہ ہوئے۔ دوسرے چپو کے طور پر ہم نے ایک بانس لے لیا۔ پانی کا بہت زور تھا بڑی مشکل سے ہم ان لوگوں تک پہنچے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ لوگ ایک بچے کا جنازہ لئے کسی مدد کے منتظر تھے۔ ہم انہیں کشتی میں بٹھا کر قریبی محفوظ جگہ لائے جہاں پر انہوں نے بچے کی نعش دفن کی۔ ابھی اس سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ دوسری طرف سے رونے اور چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ فوراً روانہ ہو گئے پانی بار بار ہمیں پیچھے کی طرف دھکیلتا تھا بڑی مشکل سے ہم آگے بڑھتے بالآخر ہم اس مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے جہاں پر ایک بوڑھی عورت ایک لڑکی اور ایک شیر خوار بچہ درختوں سے چمٹے ہوئے تھے الحمد للہ کہ ہم انہیں کشتی میں بٹھا کر محفوظ جگہ لے آئے۔ ان کی حالت خوف کے مارے ایسی تھی کہ اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے مگر خدا نے ہمیں واسطہ بنا کر انہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔

پانی میں بہتی ہوئی ایک بچی

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں مودود احمد نے بتایا کہ جس دن فیکٹری ایریا ربوہ میں سیلاب کا پانی داخل ہوا ہم نے ایک لڑکا اور لڑکی کو پانی کے ریلے میں بہتے ہوئے دیکھا میں فوراً پانی کی تند و تیز لہروں میں کود گیا۔ افسوس ہے کہ لڑکا تو باوجود کوشش کے نہ مل سکا البتہ سات سالہ بچی جو ڈوبنے کے قریب تھی اسے پانی سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ الحمد للہ کہ وہ بچ گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دونوں بہن بھائی احمد نگر کے رہنے والے تھے۔

(باقی)

حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

بقیہ صفحہ اول

کی قوت کی بدولت رونما ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس کے عملی ظہور کے لئے ہم انسانوں کے دل جیتیں گے اور پھر انہیں ایسے حالات مہیا کریں گے کہ فطری ترقی کریں۔ اس طرح پر ان میں ایسا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوگا کہ وہ اپنی دولت اپنی ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

بنی نوع انسان ترقی کے نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں

آپ نے اس امر سے اتفاق ظاہر کیا کہ خالص اور حقیقی اسلام کا مغز عیسائیت اور یہودیت کے مغز سے اس معنے میں مختلف نہیں ہے کہ تمام پہلے مذاہب اپنے اپنے وقت میں خدا کی وحدانیت کی طرف ہی بلاتے رہے ہیں تاہم آپ نے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں اسلام ہی کامل ترین آخری مذہب ہے جس کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے

آپ نے فرمایا گو دنیا میں مذہب کی اشاعت کے معاملے میں اکثر جبر کا استعمال ہوتا رہا ہے تاہم اب بنی نوع کی ترقی کی ارتقائی منازل ایک نئے اور ارفع دور میں داخل ہو چکی ہیں تباہ کن طاقتوں نے گزشتہ سالوں میں کم و بیش ۱،۵۰۰۰۰ ملین مارک کی بازی لگا رکھی ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ اگر اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی توانائی خرچ کریں تو دنیا تباہ ہوتی ہے اور اگر نہ کریں تو اتنی بڑی دولت رائیگاں جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام کو از سر نو زندہ کرنے والی تحریک احمدیت اب مغربی دنیا میں اپنے قدم جما چکی ہے خود جمہوریہ جرمنی میں قریباً ۲۰۰ جرمن اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔

آپ نے آئندہ کے لئے اپنے پروگرام کا ذکر بھی کیا جو عنقریب عمل میں لایا جا رہا ہے اس کے مطابق ایک پریس قائم کیا جائے گا۔ قرآن کریم کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا آپ نے فرمایا اسلام کی اشاعت کے کام کے لئے روپیہ ان چندوں سے آتا ہے جو ہماری جماعت کے ممبران اپنی آمدنی کے دسویں یا سولہویں حصہ کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ نے ۱۵ طبی مراکز اور ۲۰ اعلیٰ تعلیم کے مدارس اور تربیتی مراکز قائم کئے ہیں آئندہ ۷ سالوں میں ان کی تعداد ۵۰ اور ۸۰ کر دی جائے گی مجموعی طور پر جماعت کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

محبت کے ساتھ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے بتایا کہ ہم اپنے مخالفین کو محبت کی طاقت کے ساتھ مغلوب کریں گے ہم اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں گے بغیر اس کے کہ دوسروں کو تکلیف پہنچائیں۔

جب مسجد کے پچھلی جانب باغ کے اندر تالیوں کے اوپر چائے پی جا رہی تھی تو آپ نے کچھ کہنے کے لئے زیادہ انتظار کروایا بلکہ آپ نے فرمایا ان کو چاہئے کہ بھوک لگے تو کھانا کھائے اور سیر ہونے سے پہلے پہلے چھوڑ دے کھانا کھانے کا یہ بہترین اصول ہے۔

ضروری اعلان

بعض احمدی احباب بسلسلہ ملازمت یا جماعتی کاموں کو سرانجام دینے کے لئے خیرپور میرس میں تشریف لاتے رہتے ہیں لیکن عدم پتہ کی وجہ سے خاکسار سے ملاقات کرنے میں انہیں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایسے تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ جماعت کا قیام ہے جب بھی کوئی احمدی دوست بصورت تبادلہ ملازمت یا مرکز کی طرف سے جماعتی اغراض کی تکمیل کے لئے خیرپور میرس میں تشریف لائیں تو وہ خاکسار سے ضرور رابطہ پیدا کریں۔

خاکسار خواجہ سعید اقبال احمد بٹ
صدر جماعت احمدیہ ۳/۳ فیض آباد کالونی
خیرپور میرس۔ سندھ)

پتہ درکار ہے

سپاہی محمد حنیف بلوچ رجمنٹ نمبر ۷۷۵۵۶ کے واجبات کی ادائیگی کے سلسلہ میں محکمہ متعلقہ کو ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔

سپاہی موصوف از راہ کرم ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

سلطان احمد پیر کوٹی
مکان ۳۴/۶ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵